Regd No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

فی پرچہ ۱ر

یوم یک شنبہ ۳۰ محرم الحرام ۱۳۷۵ھ

جلد ۴۴/۹ ۱۸ تبوک ۱۳۳۴ھش ۔ ۱۸ ستمبر ۱۹۵۵ء نمبر ۲۲۱

اخبار ربوہ

ربوہ ۱۷ ستمبر۔ امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت آہستہ آہستہ بحال ہو رہی ہے۔ گو کبھی کبھی اعصابی تکلیف ہو جاتی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں

— محترمہ بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت بدستور کمزور ہے۔ بخار بھی ہو جاتا ہے اور بے چینی رہتی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفائے کامل و عاجل عطا کرے۔ آمین

— مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس نے کل یہاں خطبہ جمعہ میں قرآن مجید کی بعض آیات سے استنباط کرتے ہوئے اس امر کو واضح فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی تائید اور اس کی نصرت اسی وقت حاصل ہوتی ہے۔ جبکہ انسان خدا کی عطا کردہ قوتوں اور صلاحیتوں اور اسباب کو کام میں لانے کے بعد اللہ تعالیٰ سے استعانت طلب کرے۔ آپ نے فرمایا نہ صرف اسباب پر حصر کرنا درست ہے۔ اور نہ ہی ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اللہ تعالیٰ کی مدد کا انتظار کرنا کوئی مفید نتیجہ پیدا کر سکتا ہے۔ اسلام کی تعلیم کی رو سے کامیابی کا اصل گر یہ ہے کہ

(باقی ص۸ پر)

ارجنٹائن میں فوجی یونٹوں کی بغاوت کے بعد گھمسان کی لڑائی

ایک اہم شہر پر باغیوں کا قبضہ ۔ بحری فوج میں بغاوت زوروں پر ہے ۔

بوئنس ایرز ۱۷ ستمبر۔ ارجنٹائن میں صدر پیرون کے خلاف بری اور بحری فوجوں کے بعض یونٹوں کی بغاوت کے بعد گھمسان کی لڑائی شروع ہو گئی ہے۔ صدر پیرون کے خلاف یہ تیسری خانہ جنگی ہے۔ جو پہلی دو خانہ جنگیوں سے زیادہ شدید بیان کی جاتی ہے۔ موجودہ بغاوت کی وجہ یہ ظاہر کی گئی ہے کہ صدر پیرون کی حامی مزدور یونین نے مزدوروں کی ملیشیا قائم کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ باغی فوج نے ایک بڑے شہر کورڈوبا پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ ارجنٹائن کا تیسرا بڑا شہر ہے۔ سرکاری فوجوں نے دعوے کیا ہے۔ کہ انہوں نے شہر کے ایک بڑے حصے کو باغی فوجوں سے خالی کرا لیا ہے۔ لیکن کورڈوبا کے ریڈیو سٹیشن پر ابھی تک باغیوں ہی کا قبضہ ہے۔ اور وہ ہر جگہ باغی فوجوں کی کامیابیوں کے متعلق خبریں نشر کر رہا ہے۔ اس نے یہ اعلان کیا ہے۔ کہ بحری فوج نے بغاوت کر دی ہے۔ اور اب سارا بیڑا بوئنس ایرز کی طرف بڑھ رہا ہے۔

مراکش میں سلطان سدی مولائے بن عرفہ کو تخت سے اتار دینے کا فیصلہ

فرانس کے صدر اس بارے میں عنقریب احکام جاری کر دینگے

پیرس ۱۷ ستمبر۔ حکومت فرانس کے بعض ذمہ دار افسران نے انکشاف کیا ہے کہ ایک دو روز کے اندر اندر مراکش کے سلطان سدی مولائے بن عرفہ کو فرانس کے صدر رینے کوٹی کی طرف سے ایک خط ارسال کیا جائے گا۔ جس میں انہیں ان کی معزولی کے متعلق فرانس کے آخری اور حتمی فیصلے سے مطلع کر دیا جائے گا۔

اس خط کی ترسیل فرانسیسی کابینہ میں کسی قدر اختلاف کی وجہ سے معرض التوا میں پڑ گئی تھی۔ اور وزیر اعظم مسٹر ایڈگر فورے دائیں بازو کے بعض ممبران کو حکومت کی پالیسی کا ہمنوا بنانے کی کوشش کر رہے تھے۔ اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے۔ کہ کابینہ کا اختلاف دور ہو گیا ہے۔ اور سب ارکان اس امر پر متفق ہو گئے ہیں۔ کہ سدی مولائے بن عرفہ کو مراکش کے تخت سے اتار دیا جائے۔ اس بارے میں ابھی تفصیلات کا اعلان نہیں کیا گیا۔

روس میں آزادی صحافت مفقود ہے

بمبئی ۱۶ ستمبر۔ کمیونسٹوں کے پرزور حامی ہندوستانی ہفتہ وار اخبار "بلٹز" کے ایڈیٹر اے کے کرنجیا نے کہا ہے کہ روس میں آزادی صحافت مفقود ہے۔ اور یہ کہ تمام اخبارات حکومت کے کنٹرول میں ہیں۔ کوانیکل نے ان کا یہ بیان بھی نقل کیا ہے کہ مسٹر کرنجیا جس قسم کا اخبار ہندوستان سے نکال رہے ہیں۔ اس قسم کا اخبار روس سے نکالنا ناممکن ہے۔

مراکش کی صورت حال بہت نازک ہے

قاہرہ ۱۷ ستمبر۔ مراکش کے دو قوم پرست لیڈروں نے جنہوں نے حال ہی میں مراکش کے سابق سلطان سدی محمد بن یوسف سے مڈغاسکر میں ملاقات کی تھی۔ کل قاہرہ میں کہا اگر مراکش کی صورت حال کچھ دن اور برقرار رہی تو اہل مراکش بے قابو ہو جائیں گے۔ اور پھر صورت حال کو کنٹرول میں لانا ممکن نہ رہیگا

جنوبی کوریا کا تجارتی وفد کراچی آرہا ہے

سیئول ۱۷ ستمبر۔ پاکستان کے ساتھ تجارت کو فروغ دینے کے لئے جنوبی کوریا کا ایک وفد عنقریب کراچی آئے گا۔ جنوبی کوریا نے پاکستانی روئی خریدنے کی بہت خواہش ظاہر کی ہے۔

سمندر پار سے ہمدردی کے پیغامات

کراچی ۱۷ ستمبر۔ پاکستان میں سیلابوں کی تباہ کاری پر سمندر پار سے اور پیغام موصول ہوئے ہیں۔ ان میں شاہ سعود لیبیا کے بادشاہ اور لبنان کے صدر شامل ہیں۔

کاکول اکیڈیمی میں بارھویں کورس کی تکمیل

کاکول ۱۷ ستمبر۔ آج کاکول اکیڈیمی میں بارھواں کورس مکمل ہونے کے بعد پاسنگ آؤٹ پریڈ ہو رہی ہے۔ پاکستانی افواج کے ڈپٹی کمانڈر انچیف لفٹیننٹ جنرل ناصر علی سلامی لیں گے

ہندوستانی رضاکاروں کی پرتگالی بستی کی طرف پیش قدمی

نئی دہلی ۱۷ ستمبر۔ کل ۴۶ ہندوستانی رضاکاروں کے ایک دستے نے پرتگالی بستی دمن میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ لیکن ہندوستانی پولیس نے انہیں روک دیا۔ اس پر رضاکاروں نے اعلان کیا کہ وہ ۴۸ گھنٹے تک سرحد پر دھرنا مار کر بیٹھے رہیں گے۔

— کراچی ۱۷ ستمبر۔ پاکستان میں ٹڈی دل کی سرگرمیاں ختم ہو رہی ہیں۔ مشرق وسطے میں ٹڈی دل کی صورت حال ایسی ہے۔ کہ اس کا پاکستان پر کوئی بڑا اثر پڑنے کا احتمال نہیں ہے :

ایک یونٹ بل پر عام بحث ختم ہو گئی

کراچی ۱۷ ستمبر۔ کل دستور ساز اسمبلی میں ایک یونٹ بل پر عام بحث ختم ہو گئی۔ یہ بحث گزشتہ پچیس دن سے جاری تھی۔ کل کے اجلاس میں سب سے پہلے میر غلام علی تالپور نے تقریر کی۔ اور ان کے بعد بل کے محرک سردار امیر اعظم خان نے اپنی تقریر میں ایک یونٹ کے بل پر مسٹر سہروردی کے اعتراضات کا جواب دیا۔ جس کے بعد عام بحث ختم ہو گئی۔ اب بل پر شق وار غور کیا جائے گا :

مصر نے جنرل برنس کی تجویز مسترد کر دی

قاہرہ ۱۷ ستمبر۔ مصر نے اسرائیل کی سرحد کے ساتھ ساتھ کانٹے دار تار لگانے کی تجویز مسترد کر دی ہے۔ البتہ اس نے صلح کے نگران اعلیٰ میجر جنرل برنس کی اس تجویز کو منظور کر لیا ہے کہ سرحدوں کے ساتھ ساتھ غیر جانبدار علاقہ قائم کر دیا جائے۔

★ استنبول ۱۷ ستمبر۔ عالمی بنک اور بین الاقوامی مالی فنڈ کا دسواں سالانہ اجلاس کل یہاں ختم ہو گیا۔ بنک کا اگلا اجلاس واشنگٹن میں ہو گا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۵۵ء

پاکستان اور افغانستان

یہ امر باعث صد مسرت ہے کہ افغانستان اور پاکستان میں جو تنازعہ تھا۔ وہ ختم ہو گیا ہے۔ اور افغانستان میں پاکستانی سفارت خانہ پر پاکستانی جھنڈا پورے احترام کے ساتھ پھر لہرا دیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں جو بات نہایت خوشی کی ہے، وہ یہ ہے کہ پاکستانی جھنڈا لہراتے وقت افغانستان کے وزیر خارجہ سردار نعیم خاں نے اپنی تقریر میں یہ مژدہ جانفزا بھی سنایا۔ کہ دونوں ملکوں نے ایک دوسرے کے خلاف معاندانہ پراپیگنڈا ترک کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو باہمی ایک دوسرے کے خلاف نفرت پیدا کرنے اور تشدد پر اکسانے کا موجب بنا رہا ہے۔

اس کے متعلق دونوں ملکوں میں دو رائیں نہیں ہو سکتیں۔ کہ افغانستان اور پاکستان میں جو قدرتی تعلقات ہیں۔ وہ اس بات کے متقاضی تھے۔ کہ دونوں باہم نہایت محبت اور اتحاد سے ہی رہتے۔ بلکہ ایک دوسرے کے معاون و مددگار بن کر رہیں۔ قرب و ہمسائیگی ہی ایک ایسی بات تھی۔ کہ باہم اتحاد اور خوشگوار تعلقات دونوں کے لیے ضروری تھے۔ مگر اس سے بھی بڑھ کر اسلامی رشتہ ہے۔ جو وطنی قرب و ہمسائیگی کے ساتھ مل کر تقاضا کرتا ہے۔ کہ یہ دونوں ملک یک جان و دو قالب ہونے چاہئیں۔ اس لیے ہم کو شروع ہی سے توقع تھی کہ کسی نہ کسی دن باہمی غلط فہمیاں ضرور دور ہو کر رہیں گی۔

آج عالم اسلام پر جو مصیبت وارد ہے۔ اس کا تقاضا بھی یہی ہے۔ کہ اسلامی ممالک باہم شیر و شکر ہو کر رہیں۔ اور ان مشترکہ مصائب کا مقابلہ بنیان مرصوص بن کر کریں۔ اسلام کو اور اپنے وطنوں کو مسلمان اب اسی طرح بچا سکتے ہیں۔ دنیا کے موجودہ ماحول میں کسی ایک اسلامی ملک کا دوسرے اسلامی ممالک سے بے نیاز رہ کر زندہ رہنا ممکن نہیں ہے۔

افغانستان اور پاکستان میں صرف مذہبی اور سرحدی رابطہ ہی نہیں ہے۔ بلکہ بڑی حد تک معاشرت بھی دونوں ملکوں کی یکساں ہے۔ لسانی لحاظ سے بھی دونوں میں چنداں فرق نہیں ہے۔ فارسی زبان پاکستان میں بھی اسی طرح پسند کی جاتی ہے۔ جس طرح افغانستان میں۔ پشتو زبان بھی دونوں ملکوں کے علاقوں میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ دونوں ملکوں کا باہم نہایت گہرا تاریخی رشتہ بھی ہے۔ تجارتی تعلقات تو ایک دوسرے کا ہمسایہ ہونے کی وجہ سے ویسے ہی لازمی ہیں۔ دونوں ملک ایک دوسرے سے ہر طرح کا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

دونوں ملکوں کے باہمی تنازعات نہایت محبت اور صلح جوئی کے طریقے سے طے کیے جا سکتے ہیں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے دن سے لے کر دونوں میں منافقت چلی آئی ہے۔ ہمیں توقع ہے۔ کہ جن جذبات سے متاثر ہو کر دونوں نے اب فیصلہ کر لیا ہے۔ آئندہ بھی وہی جذبات دونوں کے درمیان خوشگوار تعلقات کو مربوط و مضبوط کرنے میں بروئے کار آتے رہیں گے۔

جن اسلامی ممالک نے اس تنازعہ کو طے کرنے میں جد و جہد کی ہے۔ وہ بھی قابل شکریہ ہیں۔ اور یہ امر باعث اطمینان ہے۔ کہ اسلامی ممالک اتحاد و اتفاق کی قدر و قیمت محسوس کرنے لگے ہیں۔ اگر یہ ممالک اسی طرح باہم تنازعات کو طے کر لیا کریں۔ تو یقیناً اسلامی ممالک چند ہی دنوں میں ایک ایسی ٹھوس چٹان بن سکتے ہیں۔ کہ دنیا کی کوئی جابرانہ اور قاہرانہ طاقت بھی کسی ایک کو نہیں ہلا سکے گی۔

اسمبلی کا اکھاڑا

نئی دستور ساز اسمبلی میں مغربی پاکستان کو ایک یونٹ بنانے کا مسئلہ ایسا پیش ہوا ہے کہ طے ہونے میں ہی نہیں آتا۔ اور بعض ممبر بھی بحثوں میں کچھ اس مزے سے مصروف ہیں۔ کہ انہیں دوران بحث شاید یہ بھی یاد نہیں رہتا۔ کہ اصل موضوع کیا ہے۔ اور ہم کس امر کے متعلق بحث کر رہے ہیں۔ بالکل ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسمبلی ہال ایک اکھاڑا ہے۔ جس میں بڑے بڑے پہلوان ایک دوسرے کو پچھاڑنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔

ایک جمہوری حکومت کی اسمبلی کے ارکان بے شک بڑے زور زور سے بحث و مباحثہ کیا کرتے ہیں چنانچہ ترقی یافتہ جمہوریتوں کے ایوانوں میں بھی ایسا ہوتا ہے۔ (باقی صفحہ ۷ پر)

دانم کہ آشیانۂ من در پناہِ کیست

از مکرم سید ابوالحسن صاحب قدسی ربوہ

این شعلہ زارِ لالہ و گل جلوہ گاہِ کیست
پُرخوں دلِ بہار ز تابِ نگاہِ کیست

اے طالبانِ منزلِ جاناں خبر دہید
قندیلِ راہ در شبِ تاریک آہِ کیست

مجنوں! ز کاروانِ بیابانِ عشق پُرس
خوں گشتہ صد ہزار تمنّا براہِ کیست

روزِ ستم کشانِ بلا تیرہ تر ز شب
روشن تر از چراغِ شبستاں کلاہِ کیست

گوئی مرا بفتنہ و افسوں بود چہ کار
این شیوہ ہائے تازہ ستمگر گواہِ کیست

از تیغِ جور آہ کشیدن گناہِ من
مرہم بزخمِ دل نہادن گناہِ کیست

محمود گفت ہمّتِ مردانہ ایاز
در رزمگاہ جوہرِ تیغِ سپاہِ کیست

میگفت عندلیب کہ بیم ز برق نیست
دانم کہ آشیانۂ من در پناہِ کیست

روشن شود ز پرتوِ جنبشِ دل و نگاہ
این شمعِ بزمِ اہلِ یقیں مہر و ماہِ کیست

چندہ انجمن اور چندہ تحریک کے متعلق دوستوں سے اپیل

خدام الاحمدیہ سیکرٹریان مال اور سکرٹریان تربیت خاص توجہ دیں

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا ؎ بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

چند دن ہوئے میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی واپسی از سفر یورپ کے پیش نظر ناظر صاحب بیت المال صدر انجمن احمدیہ اور وکیل المال صاحب تحریک جدید سے چندہ کی حالت دریافت کی۔ تو دونوں نے کوئی امید افزا جواب نہیں دیا۔ ناظر صاحب بیت المال کا تو یہ جواب تھا۔ کہ ہم گذشتہ سال کی نسبت تو کسی قدر بہتر جا رہے ہیں۔ مگر بحیثیت مجموعی آمد توقع کے مطابق نہیں ہوئی اور وکیل المال صاحب کا جواب یہ تھا۔ کہ ہم کمی میں جا رہے ہیں۔ اور اس وقت چندے کی حالت تسلی بخش نہیں ہے۔ مجھے ان دونوں جوابوں سے حیرت ہوئی۔ کیونکہ ایک طرف تو ہم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی بخیریت اور کامیاب واپسی پر خوشی منا رہے ہیں۔ اور دوسری طرف ان عظیم الشان مقاصد کی طرف سے غافل ہیں۔ جو خلافت احمدیہ کے نظام میں اور خصوصاً خلافت ثانیہ کے قیام میں اللہ تعالےٰ کے مدنظر ہیں۔ پس میں نے مناسب سمجھا۔ کہ ان چند سطور کے ذریعہ دوستوں کو توجہ دلاؤں۔ کہ وہ اس معاملہ میں خاص جدوجہد کرکے اور خاص توجہ دے کر اور اپنی مساعی میں غیر معمولی حرکت پیدا کرکے اس مہینہ کے اختتام تک جو حضور کی واپسی کا مہینہ ہے چندوں کی اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ ایک الٰہی جماعت کے لئے جو فعال ہونے کی مدعی ہے۔ اس مقصد کا حصول ہرگز مشکل نہیں ہے۔ بشرطیکہ نیتِ صالح اور عزمِ راسخ موجود ہوں۔

قرآن مجید نے اپنے شروع میں اسلام کا خلاصہ ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔ کہ یقیمون الصلوٰۃ ومما رزقناھم ینفقون یعنے سچے مومن وہ ہوتے ہیں۔ جو ایک طرف تو خدا سے اپنا تعلق مضبوط کرکے نمازوں کو قائم کرتے۔ اور دعاؤں اور عبادت کے ذریعہ خدا کے دامن سے لپٹے رہتے ہیں۔ اور دوسری طرف وہ قومی ترقی اور جماعتی استحکام کے لئے اپنے مالوں میں سے بے دریغ خرچ کرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ اولٰئک ھم المفلحون۔ یعنے وہ اپنے مقاصد میں کامیاب و بامراد ہوں گے۔ پس جب خدا تعالےٰ نے الٰہی جماعتوں کی کامیابی اور بامرادی کے لئے مالی قربانی کو لازم و ملزوم قرار دیا ہے تو چندوں کی طرف سے غفلت برتنا گویا خود اپنے ہاتھ سے اپنی تباہی کا بیج بونا ہے۔ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے چندے دونوں اپنے اندر خاص خصوصیات رکھتے ہیں۔ اور جماعت پر ان کی بہت بھاری ذمہ داری ہے۔ صدر انجمن کا چندہ تو خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جاری کردہ چندہ ہے۔ اور گویا سلسلہ کا بنیادی چندہ ہے۔ جسے سلسلہ کے مالی نظام میں ریڑھ کی ہڈی کہنا چاہیئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس چندہ کے متعلق اتنی تاکید فرمائی ہے۔ کہ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ جو احمدی تین ماہ تک اس چندے کی ادائیگی کی طرف سے غافل رہے۔ اس کا نام جماعت احمدیہ کے رجسٹر سے کاٹ دینا چاہیئے۔ کیونکہ وہ ایک عضو بیکار ہے۔ جو باقی اعضا میں بھی تعفن پیدا کر دے گا اور تحریک جدید کا چندہ وہ چندہ ہے۔ جسے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خدائی تحریک کے ماتحت جاری کیا۔ اور نفلی ثواب کی غرض سے اسے طوعی رنگ دے کر اس کے ساتھ اسلام کی بیرونی تبلیغ کو وابستہ کر دیا۔ پس یہ وہ چندہ ہے۔ جسے اول تو چندہ دینے والے اصحاب نے خود اپنی خوشی سے اپنے ذمہ لیا ہے۔ اور اس کی ادائیگی کا خدا سے وعدہ کیا ہے وکان وعد اللہ مسئولاً اور دوسرے اس چندے سے غیر مسلم ممالک میں اسلام کی تبلیغ اور دنیا بھر کی قوموں (اور خصوصاً کنواری قوموں) کا برکت پانا مقدر ہو چکا ہے۔ پس سلسلہ احمدیہ کے یہ دونوں چندے اپنے اندر عظیم الشان خصوصیات رکھتے ہیں۔ جن میں غفلت برتنا اسلام اور احمدیت کے ساتھ کھیلنے کے مترادف ہے۔ کیونکہ اس کا یہ مطلب ہے کہ ہم ایک نظام کو منہ سے تو قبول کرتے ہیں مگر عمل سے اسے نقصان پہنچانے کے درپے ہیں۔ اسلام نے اس حالت کو بھی عملی نفاق قرار دیا ہے۔ اور یقیناً کوئی سچا مومن منافق نہیں ہوتا۔ خوب یاد رکھو کہ جماعتیں منہ کی پھونکوں سے ترقی نہیں کرتیں۔ بلکہ عمل اور قربانی سے ترقی کرتی ہیں۔ اسی لئے قرآن مجید فرماتا ہے۔ کہ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْا اَنْ یَّقُوْلُوْا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ۔ یعنے کیا لوگ یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ وہ صرف منہ سے ایمان کا دعوےٰ کرنے سے کامیاب ہو جائیں گے۔ اور خدا کے مقبول بن جائیں گے؟ ایسا ہرگز نہیں بلکہ انہیں امتحانوں کی بھٹی میں سے گذر کر خدا کی رضا حاصل کرنی ہوگی۔

پس میں جماعت کے مخلصین سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ اب جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ خدا کے فضل سے عنقریب مرکز میں تشریف لا رہے ہیں۔ وہ خاص کوشش اور توجہ کے ساتھ اس مہینہ کے آخر تک جو حضور کی واپسی کا مہینہ ہے۔ اپنے چندوں کی کمی پوری کر دیں۔ اس کے لئے صرف مومنانہ عزم اور ارادہ کی ضرورت ہے۔ کیونکہ جب بندہ سچے دل سے ایک ارادہ کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ اسے اس ارادہ کے پورا کرنے کی توفیق بھی دے دیتا ہے کیونکہ اصل چیز مومن کی نیت ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ نیۃ المومن خیر من عملہ یعنے مومن کی نیت اس کے عمل سے بھی بہتر ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ عمل کے لئے بطور بیج کے ہے۔ پس آؤ کہ ہم پاک ارادے اور سچی نیت کے ساتھ آج ہی یہ عزم کریں کہ ہم میں سے جس کے ذمہ صدر انجمن احمدیہ یا تحریک جدید کا چندہ واجب ہے۔ وہ اسے اس ماہ کے اختتام سے قبل ادا کرکے خدا کے سامنے سرخرو ہو جائے گا۔

میں خدام الاحمدیہ اور سکرٹریان مال سے خصوصیت کے ساتھ اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ اس معاملہ میں کمر ہمت کس کر آگے آئیں۔ اور خاص توجہ دے کر تحریک جدید اور صدر انجمن احمدیہ کے چندوں کی کمی پوری کر دیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے خدام کے ذمہ خصوصیت سے چندہ تحریک جدید کی تحصیل کا کام لگایا ہوا ہے۔ پس وہ اپنی جوانی کے مخلصانہ جوش و خروش کے ساتھ آگے آئیں اور وعدہ کرنے والے دوستوں میں ایک رو پیدا کر دیں۔ تاکہ قلیل سے قلیل عرصہ میں چندہ تحریک جدید کی کمی پوری ہو جائے اور حضرت صاحب جب مرکز میں واپس تشریف لائیں۔ تو حضور اس نظارہ کو دیکھ کر خوش ہوں۔ کہ نہ صرف چندہ دینے والوں نے اپنے وعدوں کو پورا کیا ہے بلکہ خدام الاحمدیہ نے بھی

گمرہوں کو دعوتِ اسلام دے کر آگئے

گمرہوں کو دعوتِ اسلام دیکر آ گئے
مصلحِ موعود یہ انعام دے کر آ گئے

وادیٔ بطحا میں گونجا تھا کبھی جو ہمنشیں
اہلِ یورپ کو وہی پیغام دے کر آ گئے

بادۂ گلفام کے ساغر تھے جنکے ہاتھ میں
بادۂ عرفاں کا ان کو جام دیکر آ گئے

جن کے کانوں تک نہ پہنچا تھا خدا کا نام بھی
ان کے ہونٹوں کو خدا کا نام دیکر آ گئے

تا بہ کے ٹھہریگی ان کے سامنے اکرم صلیب
احمدیت کی جنہیں صمصام دے کر آ گئے

فیض اکرم میاں چنوں

اپنے فرض کو ادا کر کے سلسلہ کے ایک نازک مرحلہ پر اس کی اعانت کا ثواب کمایا ہے اسی طرح میں مقامی سکرٹریان مال اور ان کی نگرانی کے لئے امراء صاحبان سے بھی اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس وقت ایک خاص جوش اور ولولہ کے ساتھ کام کر کے صدر انجمن احمدیہ کے چندوں کی کمی پوری کر دیں۔ دیکھو یہ دنیا چند روزہ ہے۔ پھر ہم سب نے خدا کے سامنے کھڑا ہونا ہے۔ پس قبل اس کے کہ خدا کے سامنے کھڑے ہونے کا وقت آئے ہمیں اپنا حساب صاف کر لینا چاہیئے۔ یہ نہ خیال کرو کہ چندہ دینے سے تمہارے مالوں میں کمی آجائیگی۔ خدا کسی کا قرض دار نہیں رہتا جب کوئی بندہ خدا کی خاطر قربانی کرتا ہے تو خدا تعالےٰ اس سے کئی گنے بڑھ چڑھ کر اس پر انعام کرتا ہے۔ اور چندہ دینے والا کبھی گھاٹے میں نہیں رہتا۔ یہ ایک بہت آزمایا ہوا نسخہ ہے کسی کی قربانی ضائع نہیں جاتی۔ پس میں بھی حضرت مسیح موعودؑ کے الفاظ میں یہ کہتا ہوں کہ

مجلہ آنکہ فسلہ یہ نسخہ بھی آزما

میرے نزدیک چندوں کے معاملہ میں سکرٹریان تعلیم و تربیت کی بھی بہت بھاری ذمہ واری ہے۔ تعلیم و تربیت سلسلہ کا وہ محکمہ ہے۔ جسے گویا جماعت کے مجموعی نظام میں ریڑھ کی ہڈی کہنا چاہیئے۔ جب کبھی جماعت کے کسی شعبہ میں کمی آتی ہے خواہ وہ مالی شعبہ ہو یا تبلیغی شعبہ ہو یا انتظامی شعبہ ہو یا کوئی اور شعبہ ہو تو لازماً اس کمی کی ذمہ واری ایک حد تک سکرٹری تعلیم و تربیت بلکہ مرکزی ناظر تعلیم و تربیت پر بھی پڑتی ہے جماعت کی تربیت کو نظام جماعت میں وہ مقام حاصل ہے جو جسم انسانی میں دل کو حاصل ہوتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیا خوب فرماتے ہیں کہ

ان فی جسد الانسان مضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت فسد الجسد کلہ الا وھی القلب

یعنی انسان کے جسم میں ایک ایسا گوشت کا ٹکڑا ہے کہ اگر وہ اچھا ہو تو سارا جسم اچھا ہو جاتا ہے۔ اور اگر وہ خراب ہو تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے اور اے لوگو کان کھول کر سن لو کہ وہ دل ہے۔ پس جس طرح انسان کے جسم میں دل کا مقام ہے۔ اسی طرح جماعت کی تنظیم میں تعلیم و تربیت کا مقام ہے۔ اگر جماعت کی تربیت اچھی ہوگی اور وہ اس روحِ صدق پر قائم ہوگی۔ جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام قائم کرنا چاہتے تھے۔ تو لازماً جماعت کے سارے شعبے اچھے ہو جائیں گے۔ لیکن اگر جماعت کا یہ دل خراب ہو جائے اور تربیت اچھی نہ ہو تو اس کا خراب اثر بھی لازماً ہر شعبہ پر پڑے گا۔ پس میں اس اصولی نوٹ کے ذریعہ جماعت کے سیکرٹریان تعلیم و تربیت کو بھی ہوشیار کرتا ہوں کہ وہ اپنی قدر کو پہچانیں۔ ورنہ جماعت کے کسی شعبہ میں بھی کوئی خرابی واقع ہوگی۔ اس کی کچھ نہ کچھ ذمہ واری یقیناً ان پر بھی سمجھی جائے گی۔

پس اے خدام الاحمدیہ آگے آؤ اور اے سیکرٹریان مال آگے آؤ اور اے سیکرٹریان تعلیم و تربیت آگے آؤ اور جماعت میں مالی قربانی کا خاص جذبہ پیدا کر کے اور ان کو ان کی ذمہ واری اور ان کے وعدے یاد دلا دلا کر جماعت کے چندوں کو ایک بلند اور مستحکم چٹان پر قائم کر دو۔ آپ لوگ خدا کی آخری جماعت کے نقیب ہیں۔ پس اپنے فرض کو پہچانو اور لوگوں کے پاس پہنچ پہنچ کر ان کو بتاؤ کہ یہ ذوالقرنین کا زمانہ ہے جو تم سے اپنے لئے نہیں بلکہ خود تمہاری حفاظت اور ترقی کی غرض سے زبر الحدید یعنی لوہے کے ٹکڑوں کا مطالبہ کر رہا ہے۔ اس وقت یاجوج ماجوج کی فوجوں میں اپنے ابتدائی خمار کے بعد ایک انتشار کی کیفیت پیدا ہو رہی ہے اور وہ اپنے نظام سے بیزار ہو کر ایک نئے نظام کی جستجو میں ہیں اسلام پر حملوں کا زمانہ گذر چکا اب اسلام کی فتح کا زمانہ آرہا ہے۔ پس اٹھو اور اپنی کوششوں اور مالی قربانیوں سے اس فتح میں حصہ دار بن جاؤ۔ جو انشاء اللہ خدا کی طرف سے ایک دائمی فتح بننے والی ہے۔

(خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۵ ستمبر ۱۹۵۵ء)

چنتہ کنٹہ (دکن) میں احمدیہ مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب

مورخہ ۸ اگست ۱۹۵۵ء بروز پیر بعد نماز عصر مسجد احمدیہ چنتہ کنٹہ کا سنگ بنیاد نصب کرنے کی تقریب منائی گئی۔ جس میں احمدی احباب کے علاوہ غیر احمدی اور غیر مسلم احباب نے بھی شرکت فرمائی۔

اس مسجد کی لمبائی ۴۰ فٹ اور چوڑائی ۳۰ فٹ ہے۔ اس مسجد کی تعمیر کا فخر مقامی جماعت اور محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ ہی کو حاصل ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے۔ اور آئندہ بھی ہر قسم کی دینی و دنیاوی قربانی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

سنگ بنیاد کی تنصیب سے پیشتر اسی مسجد کے احاطہ میں محترم پریذیڈنٹ صاحب کی زیر صدارت ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس کا افتتاح مولوی بشیر احمد صاحب خادم مبلغ چنتہ کنٹہ نے کیا۔ بعد ازاں شیخ نذیر احمد صاحب بشیر مولوی فاضل متعلم جامعۃ المبشرین ربوہ (پاکستان) جو اسی گاؤں کے باشندہ ہیں۔ اور موسمی تعطیلات گذارنے کے لئے یہاں تشریف لائے ہیں نے تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا آج کا دن ایک مبارک دن ہے کہ جماعت چنتہ کنٹہ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہنے کی توفیق عطا ہوئی۔ میرے لئے یہ تقریب اسلئے بھی زیادہ خوشی کا باعث ہے۔ کہ سنگ بنیاد کے لئے جو پتھر حضور اقدس کی خدمت میں دعا کے لئے بھجوایا گیا تھا اسکو حضور اقدس کی خدمت میں پیش کرنے اور اسکے بعد واپس قادیان تک پہنچانے کی سعادت اس عاجز ہی کو حاصل ہوئی ہے۔ بعد ازاں بلند آواز کے ساتھ تمام افراد جماعت دعائیں پڑھتے رہے جو تعمیر خانہ کعبہ کے موقعہ پر حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پڑھی تھیں۔ اور محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت ہذا نے محراب میں ایک بکرا صدقہ کے طور پر ذبح کرنے کے معاً بعد اپنے ہاتھ سے وہ پتھر جس پر حضور اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے دعا فرمائی تھی۔ محراب کے دائیں پہلو میں نصب فرمایا۔ اس دوران میں دو اور بکرے مسجد کے دوسرے حصے میں سیٹھ حسن محمد صاحب اور سیٹھ راج محمد صاحب کے ہاتھ سے ذبح کئے گئے۔

اس کے بعد تمام حاضرین نے مولوی بشیر احمد صاحب خادم کی معیت میں دعا کی۔ اور یہ تقریب سعید پر سوز دعاؤں کے ساتھ ختم ہوئی۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل و کرم کے ساتھ اس مسجد کو جس کی اجازت اور ہر قسم کے بنیادی کام کرنے کی بے لوث خدمت کا شرف جناب محمد عبد الرزاق صاحب درکوری کو حاصل ہے۔ جلد پایۂ تکمیل تک پہنچائے۔ اور اسکو ہمیشہ ہمیش کے لئے آباد فرمائے۔ اور یہ مسجد نہ صرف یہاں کی جماعت کی ترقی کا موجب بنے بلکہ اسکو تمام علاقہ کے لئے بابرکت اور ہر قسم کی ترقیات کا بھی موجب بنائے۔ آمین۔

(سراج احمد سکرٹری تعلیم و تربیت جماعت چنتہ کنٹہ حیدر آباد دکن)

اسلام میں سود کی تعریف

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"شرع میں سود کی یہ تعریف ہے۔ کہ ایک شخص اپنے فائدہ کے لئے دوسرے کو روپیہ قرض دیتا ہے۔ اور فائدہ مقرر کرتا ہے۔ یہ تعریف جہاں صادق آئیگی وہ سود کہلائے گا لیکن جس نے روپیہ لیا ہے۔ اگر وہ وعدہ وعید تو کچھ نہیں کرتا۔ اور اپنی طرف سے زیادہ دیتا ہے۔ تو وہ سود سے باہر ہے۔ چنانچہ انبیاء علیہم السلام ہمیشہ شرائط کی رعایت رکھتے آئے ہیں۔ اگر بادشاہ کچھ روپیہ لیتا ہے اور وہ اپنی طرف سے زیادہ دیتا ہے اور دینے والا اس نیت سے نہیں دیتا۔ کہ سود ہے۔ تو وہ بھی سود میں داخل نہیں ہے۔ وہ بادشاہ کی طرف سے احسان ہے۔ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی سے ایسا قرضہ نہیں لیا کہ ادائیگی کے وقت اسے کچھ نہ کچھ ضرور زیادہ نہ دیا ہو۔ یہ خیال رہنا چاہیئے کہ اپنی خواہش نہ ہو۔ خواہش کے برخلاف جو زیادہ ملتا ہے۔ وہ سود میں داخل نہیں ہے" (البدر ۲۷ مارچ ۱۹۰۳ء)

ایک دوسرے مقام پر حضور فرماتے ہیں:-

"سوال۔ سودی روپے کے لینے اور دینے کے متعلق کیا حکم ہے؟" (۳)

(۴) جواب:- "ہمارے نزدیک سودی روپیہ لینا اور دینا دونوں حرام ہیں۔ مومن وہ ہوتے ہیں جو اپنے ایمان پر قائم ہوں۔ اللہ تعالےٰ ان کا خود متولی اور متکفل ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہر بات پر قادر ہے۔ اس قدر مومن دنیا میں گذرے ہیں۔ وہ کبھی ایسی مشکلات میں مبتلا نہیں ہوئے بلکہ یرزقہ من حیث لا یحتسب۔ اللہ تعالےٰ ہر ضیق سے ان کو نجات دیتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ غرض مومن کو خدا تعالےٰ ایسی مشکلات میں نہیں ڈالتا۔ جو پڑتا ہے وہ اپنی ہی کمزوری کی وجہ سے پڑتا ہے"

ایک اور مقام پر حضور فرماتے ہیں:-

"بات اصل یہ ہے کہ سود کی تعریف یہ ہے کہ اپنے ذاتی فائدہ کے لئے روپیہ قرض دیا جائے یہ تعریف جہاں صادق آئیگی وہ سود ہے۔ لیکن جبکہ محکمہ ریلوے کے ملازم خود وہ روپیہ سود کے لالچ سے نہیں دیتے۔ بلکہ جبراً وضع کیا جاتا ہے تو یہ سود کی تعریف میں داخل نہیں ہے۔ اور خود جو کچھ وہ روپیہ زائد دیتے ہیں وہ داخل سود نہیں ہے۔ غرض یہ خود دیکھ سکتے ہو کہ آیا یہ روپیہ سود لینے کے لئے تم خود دیتے ہو یا وہ خود وضع کرتے ہیں۔ اور بلا طلب اپنے طور پر دیتے ہیں" (ایضاً مارچ ۱۹۰۳ء)

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے عہد میں

جماعت احمدیہ کے تعلیمی ادارے

از مکرم جنید ہاشمی صاحب بی اے تعلیم الاسلام کالج لاہور

تعلیم و تدریس کے سلسلے میں جماعت کو ترقی کی جن منازل تک پہنچایا۔ ان کی تفصیل تو بہت طویل ہے۔ ذیل میں نہایت اختصار سے بعض ان تعلیمی درسگاہوں اور علمی اداروں کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ جو حضور کے عہد خلافت میں قائم ہوئے۔ ان تعلیمی اداروں کی غرض و غایت سوائے اس کے کچھ نہیں۔ کہ ان سے مستفیض ہونے والے طلبہ میں خود اعتمادی ضبط نفس۔ مرکزیت خیالات۔ استعداد رہنمائی۔ انفرادی و اجتماعی احساس ذمہ داری باہمی محبت و اخوت اور جذبۂ خدمت خلق کے ساتھ ساتھ دین کی حقیقی محبت اور دین کی خدمت کرنے کا جذبہ پیدا ہو۔ ورنہ ملک میں اور بھی ہزاروں بلکہ لاکھوں سکول اور کالج موجود ہیں۔ لیکن یہ تعلیمی ادارے قوم کے بچوں کی ذہنی تعمیر ان خطوط پر کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ جن کا تقاضا ہماری قومی ضرورتیں کر رہی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو زمام خلافت سنبھالی۔ اس وقت قادیان میں صرف دو سکول موجود تھے۔ ایک دنیوی تعلیم کے لئے تعلیم الاسلام ہائی سکول اور دوسرا مدرسہ احمدیہ جس میں دینی تعلیم دی جاتی تھی۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کا سنگِ بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک ہاتھوں سے جنوری ۱۸۹۸ء میں رکھا گیا۔ اس وقت یہ ایک پرائمری سکول کی شکل میں تھا۔ لیکن دو تین سالوں میں ہی ہائی سکول تک اسے ترقی دے دی گئی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اس کی پہلی جماعت کے ایک طالب تھے۔ ۱۹۰۶ء میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اس سکول کی مجلس انتظامیہ کے ممبر ہو گئے گویا کہ آپ نے تعلیمی اداروں میں گہری دلچسپی بہت ابتداء سے ہی لینی شروع کر دی تھی۔ اس کے بعد آپ کے عہد خلافت میں تعلیم الاسلام ہائی سکول میں بیسیوں اہم تبدیلیاں اور خوش آئند ترقیاں رونما ہوئیں۔ اور آج ہماری آنکھوں کے سامنے یہ ادارہ اہم قومی و ملی مفاد کا حامل ہے۔ اور ہزاروں نوجوان اس سے بہرہ مند اور متمتع ہو چکے ہیں۔

مدرسہ احمدیہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک میں ۱۹۰۰ء میں قائم ہوا۔ بعد میں اسے مستقل مدرسہ کی شکل دے دی گئی۔ خلافت ثانیہ کے عہد میں اسے مزید ترقی دی گئی۔ جس کی وجہ سے اسے جماعت کی تبلیغی اور تعلیمی ترقی کے لئے ایک اہم اور ضروری ادارہ کی حیثیت حاصل ہو گئی۔ اس میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء مشرقی علوم کے ساتھ ساتھ دینی اور روحانی تربیت حاصل کرتے ہیں۔ ۱۹۲۸ء میں جامعہ احمدیہ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جس میں مدرسہ احمدیہ سے پاس شدہ طلباء یونیورسٹی امتحان مولوی فاضل کے لئے تیار کئے جاتے ہیں۔ اس ادارہ سے علماء اور مبلغین کی ایسی جماعت تیار ہو رہی ہے۔ جو نہ صرف جماعت کی روحانی تربیت ہی کرتی ہے۔ بلکہ بیرونی ممالک کی تشنہ کام سعید روحوں کو راہِ ہدایت بھی دکھاتی ہے۔

خلافت اولیٰ میں لڑکیوں کے لئے ایک پرائمری سکول قائم کیا گیا تھا۔ خلافت ثانیہ کے عہد میں اسے مضبوط بنیادوں پر کھڑا کیا گیا۔ ۱۹۳۶ء میں پہلے مڈل اور پھر جلدی ہی اسے نصرت گرلز ہائی سکول کے نام سے مستحکم بنیادوں پر قائم کر دیا گیا۔ اس وقت یہ ادارہ سلسلہ کے اہم تعلیمی اداروں میں دن دگنی رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔

مئی ۱۹۴۴ء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کو بڑھا کر کالج قائم کیا گیا۔ اور تین چار سال کے قلیل عرصہ میں ہی بی اے بی ایس سی کے تمام مضامین میں تعلیم کے مواقع فراہم کر دئے گئے۔ ڈیڑھ لاکھ کا بجٹ سالانہ منظور کیا گیا۔ تقسیم ملک کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اولوالعزمی اور علو ہمتی کے باعث کالج کو انہی خطوط پر لاہور میں از سر نو جاری کیا گیا۔ اور ۱۹۵۴ء میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خاص توجہ کے نتیجے میں سلسلہ احمدیہ کے مرکز ربوہ میں اسی وقت ہم اسے ایک نئی اور شاندار عمارت میں تیسری مرتبہ اسی آن بان سے قائم و دائم دیکھتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دوربین اور دور اندیش نگاہ سے لڑکیوں اور قوم کی بچیوں کی تعلیم اوجھل نہیں ہے۔ ہائی سکول کے بعد جامعہ نصرت کا قیام اس کا بیّن ثبوت ہے۔ اگرچہ جامعہ نصرت کا یونیورسٹی سے باقاعدہ الحاق نہیں ہے۔ مگر ایف اے اور بی اے کے امتحانات میں اس ادارہ کی طرف سے جس شوق و ذوق سے طالبات شامل ہوتی ہیں۔ اس کا لازمی نتیجہ جلد یا بدیر ایک مکمل ڈگری کالج کی صورت میں رونما ہونے والا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

جامعۃ المبشرین ۱۹۵۲ء میں اس غرض سے قائم کیا گیا۔ کہ سلسلہ کے تعلیم یافتہ نوجوان روحانی اور مذہبی تربیت حاصل کر کے غیر از جماعت طالبانِ حق کی روحانی پیاس بجھا سکیں۔ یہاں سے تربیت یافتہ نوجوان اکنافِ عالم میں پھیل کر سعید تشنہ روحوں کو چشمۂ اسلام کے زندگی بخش پانی سے شاد کام کرتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تعلیم کی اہمیت کا اندازہ نہ صرف مرکز میں ہی تعلیمی درسگاہوں کا اجراء ہی ہے۔ بلکہ جہاں تک مصارف اور حالات اجازت دیتے ہیں۔ مرکز کے باہر بھی تعلیمی اسکیموں کو اپنانے کے لئے ان کی بیدار مغزی کا اظہار ہوتا رہتا ہے۔ چنانچہ سیالکوٹ میں احمدیہ گرلز ہائی سکول۔ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ میں ہائی سکول۔ کماسی گولڈ کوسٹ میں کالج اور مشرقی و مغربی افریقہ اور دوسرے ممالک میں متعدد سکول اس کی زندہ مثالیں موجود ہیں۔ اور ملک کے دوسرے تعلیمی و علمی اداروں کو وقتاً فوقتاً مالی امداد دینا آپ کے تعلیمی ذوق کو ظاہر کرتا ہے۔

المختصر ہمارے محسن آقا نے قوم کے ہر فرد کے لئے تعلیم کے زیور سے آراستہ ہونے کے پورے پورے مواقع فراہم کر دیئے ہیں۔ اب ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم علم کو حاصل کریں۔ اور ترقی کے اس معراج تک پہنچ جائیں۔ جہاں دوسری قومیں "ہم سے برکت پائیں گی"۔ آمین۔

ان تمام اداروں میں دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم پر خاص توجہ دی جاتی ہے۔ بلکہ دینیات کا مضمون ہر جماعت میں لازمی ہے۔ تاکہ ہمارے بچے اسلامی اقدار کو اپنا سکیں۔ اسی طرح غیر درسی مشاغل کی اہمیت پر خاص زور دیا جاتا ہے۔ تاکہ طلباء و طالبات کی آئندہ زندگی کامیاب و کامران ہو۔ الحمد للہ یہ تمام ادارے دن بدن ترقی کی راہ پر گامزن ہیں۔ اور ہم یہ دعوےٰ کر سکتے ہیں۔ کہ تعلیمی نقطۂ نظر سے جماعت احمدیہ پاکستان کی دیگر جماعتوں کے مقابلہ میں نمایاں اور ممتاز حیثیت رکھتی ہے۔ اور یہ دعویٰ وقتاً فوقتاً یونیورسٹی نتائج اور عام تعلیمی و تدریسی مقابلوں سے ثابت کیا جا سکتا ہے۔ اور اس ترقی و کامیابی کا موجب سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی مساعیٔ جمیلہ اور حسنِ تدبّر ہے۔

> تعلیمی نقطۂ نظر سے جماعت احمدیہ پاکستان کی دیگر جماعتوں کے مقابلہ میں نمایاں اور ممتاز حیثیت رکھتی ہے اور یہ دعویٰ وقتاً فوقتاً یونیورسٹی نتائج اور عام تعلیمی و تدریسی مقابلوں سے ثابت کیا جا سکتا ہے۔ اور اس ترقی و کامیابی کا موجب سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی مساعی جمیلہ اور حسن تدبّر ہے۔

اعلان امتحان زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے شعبۂ تعلیم کے ماتحت امتحان کے لئے کتاب "نبیوں کا سردار" مقرر کی گئی ہے۔ براہِ مہربانی اپنی اپنی لجنہ کی ممبرات کو اس امتحان میں زیادہ سے زیادہ شامل کرنے کی کوشش کر کے امتحان دینے والی ممبرات کے نام دفتر لجنہ اماء اللہ کو ارسال کریں۔ امتحان کی تاریخ ۲۵ ستمبر مقرر کر دی گئی ہے۔ اب تک بہت کم لجنات کی طرف سے امتحان دینے والی ممبرات کے نام موصول ہوئے ہیں۔

اس امتحان میں شامل ہونے والی ممبرات میں سے اول آنے والی بہن کو مندرجہ ذیل کتب بطور انعام دی جائیں گی۔ (۱) سیر روحانی۔ (۲) سیرۃ خیر الرسل (۳) اسلامی نظریہ دوئم آنے والی کو سیرت خیر الرسل و اسلامی نظریہ۔ سوئم آنے والی کو سیرت خیر الرسل

(سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

نمائندگان اجتماع منتخب کر کے ان کے ناموں سے مرکز کو جلد آگاہ کیا جائے

نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ملک میں موجودہ سیلاب اور احباب جماعت کا فرض

احباب جماعت کو اخبارات کے مطالعہ سے معلوم ہو چکا ہوگا کہ آجکل طغیانیوں کے باعث ملک خطرناک حالات سے دوچار ہو رہا ہے۔ میلوں میل کا رقبہ زیر آب ہے۔ مکانوں اور فصلوں کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ حتیٰ کہ لوگوں کو اپنی جانیں بچانی بھی مشکل ہو رہی ہیں۔ یہ ایسا وقت ہے کہ ہر انسان کو خواہ وہ پاکستان یا دنیا کے کسی حصہ میں رہتا ہو اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی اپنی وسعت کے مطابق مدد کرنی چاہیئے۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت کے وقت اس کے کام آتا ہے۔ خدا تعالےٰ اس کی ضرورت کے وقت اس کے کام آتا ہے۔ پس ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کی اس مصیبت میں اپنی بساط سے بڑھ کر امداد کریں تا اللہ تعالےٰ کے فضل کو جذب کرنے کا موجب بنیں۔

جماعت احمدیہ کو یہ فخر حاصل ہے کہ ہر مشکل گھڑی میں جماعت کے مخلصین نے انفرادی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی حسب ضرورت مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کر کے ایک اچھا نمونہ قائم کیا ہے پس اب بھی دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی سابقہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے اس موقع پر حتی المقدور مالی امداد پہنچا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جماعت کو اس غرض کے لئے حسب استطاعت ضرور چندہ دینا چاہیئے۔ کیونکہ اس سال سیلاب کی تباہ کاری بھی پچھلے سال کے سیلاب کی طرح ہے۔ اس ضمن میں جمع کردہ چندہ فوری طور پر افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام ارسال فرمائیں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

سیکرٹری مال چندہ عام کی تفصیل بھی تحریر فرمایا کریں!

بعض اہم مصالح کے پیش نظر نظارت بیت المال نے چندہ عام ادا کرنے والے احباب کا بھی انفرادی حساب رکھنا شروع کیا ہے۔ جیسا کہ موصیوں یعنی حصہ آمد ادا کرنے والوں کا انفرادی حساب رکھا جاتا تھا تمام جماعتوں کو ان کے افراد کے نمبرالاٹ کر کے اطلاع دی جا چکی ہے۔ اور اکثر جماعتوں نے ماہ بماہ باقاعدگی کے ساتھ اپنی جماعت کے چندہ عام کی اسم وار تفصیل بھی بھیجنی شروع کر دی ہے۔ اس ضمن میں صدر انجمن احمدیہ نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ تمام جماعتیں چندہ عام کی تفصیل علیحدہ کاغذ پر بھیجا کریں۔ تا دفتر خزانہ وہ تفاصیل باصلہ نظارت بیت المال کو بھجوا دیا کرے۔

لہٰذا تمام سیکرٹریان مال سے گذارش ہے۔ کہ اگر تو کسی رقم میں صرف دو تین احباب کا چندہ عام شامل ہو۔ تو منی آرڈر کے کوپن پر ہی یا اگر بڑی تفصیل ہو۔ تو اس تفصیل میں ہی چندہ عام ادا کرنے والوں کے نام اور ہر ایک دوست کے چندہ عام کی رقم درج کر دیا کریں۔ لیکن اگر زیادہ نام ہوں تو چندہ عام کی کمل تفصیل علیحدہ کاغذ پر لکھ کر بھیجا کریں۔ اسی کاغذ پر درج نہ کیا کریں۔ جس میں کل رقم کی مختلف مدات کی تفصیل درج ہو۔

خاکسار کو قوی امید ہے۔ کہ مرکز میں چندہ عام کا انفرادی حساب رکھنے سے چندہ کی وصولی میں نمایاں زیادتی ہو جائے گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ اس لئے امید ہے کہ سیکرٹریان مال اپنے کام میں یہ تھوڑی سی زیادتی بخوشی برداشت کر کے نظارت ہذا کا ہاتھ بٹائیں گے اور اس طرح چندوں کی زیادتی میں ممد و معاون ثابت ہو کر ثواب دارین حاصل کریں گے (ناظر بیت المال ربوہ)

ولادت

(۱) میرے لڑکے حافظ برکت اے۔ ایس۔ ایم ریلوے سٹیشن کنٹھالہ کے گھر ۱۳ ستمبر کو لڑکی تولد ہوئی ہے۔ جملہ احباب سے درخواست ہے کہ نومولودہ کی درازی عمر اور خادمہ دین ہونے کی دعا فرمائیں

عطاء اللہ خوشنویس ۱۳ کلاتھ مارکیٹ نزد مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور پنجاب

(۲) مجھے اللہ تعالےٰ نے ۵۵-۹-۵ کو پوتا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین۔

محمد عبداللہ خاں ڈرائیور ۵/c شاہ نور لمیٹڈ وکٹوریہ روڈ کراچی

(۷) میرا بھتیجا ابراہیم بعمر ۸ ماہ عرصہ ایک ماہ سے سخت بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ و صحابہ کرام سے التماس ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین

منشی نصیر الدین۔ ایم سی ربوہ (دم)

قادیان کی جماعت احمدیہ کی طرف سے قرارداد تعزیت

جماعت احمدیہ قادیان بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت حکیم فضل الرحمن صاحب حضرت ماسٹر محمد حسن صاحب آسان و حضرت مولوی عبدالمغنی خانصاحب کی وفات پر دلی رنج و اندوہ کا اظہار کرتی ہے

حضرت حکیم صاحب نے اپنی عزیز عمر کے بہترین بیس سال اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے مغربی افریقہ میں گذارے۔ اور حضرت ماسٹر صاحب جہاں خود ایک نیک بزرگ صحابی تھے وہاں آپکے چار بیٹے سلسلہ کی خدمات بجا لا رہے ہیں۔

حضرت مولوی عبدالمغنی خانصاحب کی ساری زندگی مخلصانہ خدمات سلسلہ میں گذری۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ اور ان قومی صدمات کی تلافی کر کے ان کے بہترین جانشین پیدا کرے اور ان کے اعزا و اقارب کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین

سوال نامہ شعبہ ذہانت وصحت جسمانی

جملہ مجالس کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ الفضل کے ۲۹ جولائی کے شمارہ میں جو شعبہ ذہانت وصحت جسمانی کے بارہ میں سوالنامہ شائع ہوا تھا اس سلسلہ میں صرف مجلس خدام الاحمدیہ ملتان کی طرف سے جواب آیا ہے۔ باقی مجالس نے اس طرف قطعاً کوئی توجہ نہیں دی۔ لہٰذا یہ امر نہایت ہی افسوسناک ہے براہ مہربانی اس طرف فوری توجہ دی جائے۔ قائمقام مہتمم ذہانت وصحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

درخواستہائے دعا

(۱) میری لڑکی حمیدہ بیگم جو تین چار یوم سے بعارضہ پیچش سخت بیمار ہے اور کمزور بہت ہوگئی ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ اس کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ مرزا نذیر علی کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ

(۲) میرا لڑکا عزیز مبارک احمد عرف فضل الٰہی اس ماہ پشاور یونیورسٹی سے ایم۔ اے فائنل کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب جماعت سے اس کی نمایاں کامیابی کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے

سردار احمد پوسٹماسٹر صوابی مردان

(۳) رحمت اللہ صاحب بٹ جن کا قریباً دو ہفتہ ہوا اپریشن ہوا تھا تا حال بیمار ہیں احباب ان کی جلد شفایابی کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے

(۴) خاکسار بعض مشکلات میں مبتلا ہے۔ احباب مشکلات سے کے دور ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ (چودھری محمد اسمٰعیل اختر ربوہ)

(۵) میری والدہ محترمہ جن کی عمر تقریباً ۹۰ سال ہے اور جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ ہیں درد چھاتی سے بیمار ہیں۔ صحابہ کرام اور درویشان قادیان سے التجا ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین مرزا سلام اللہ چنیوٹ

(۶) میری اہلیہ بعارضہ ٹائیفائڈ بعرصہ ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں جلد صحت عطا فرمائے۔ آمین مستری احمد بخش سیکرٹری مال ساہیوال۔ سرگودھا (دم)

حضور کی بخیریت مراجعت پر صدقہ

مورخہ ۵۵-۹-۱۵ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی بخیریت واپسی پر جماعت احمدیہ ننکانہ صاحب نے مبلغ تیس ۳۰ روپے بطور صدقہ جمع کئے۔ اور غرباء کو دیئے گئے۔ محمد علی زعیم انصار اللہ کوچہ احمدیہ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ

شعبہ ذہانت وصحت جسمانی اور عطیہ بکیں

شعبہ ذہانت وصحت جسمانی اور ربوہ رونگ کلب کے سلسلہ میں حصول عطایا کے لئے جو کتابیں جاری کی گئی تھیں۔ ان کی واپسی کے لئے کثرت سے اعلان کئے جا چکے ہیں۔ مگر ابھی تک بعض دوستوں نے اس طرف توجہ نہیں دی۔ براہ مہربانی ان کی واپسی کی طرف توجہ دے کر ممنون فرمائیں۔ (قائمقام مہتمم ذہانت وصحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجالس شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے تجاویز جلد بھجوائیں!

نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

”ایک یونٹ قائم ہوتے ہی عام انتخابات کی تیاریاں شروع ہو جائیں گی“

”دستوریہ کے کام کی رفتار پر ملک میں گہری تشویش پائی جاتی ہے“

ایک یونٹ بل پر وزیر اعظم چوہدری محمد علی کی تقریر

کراچی ۱۶ ستمبر۔ وزیر اعظم چوہدری محمد علی نے کل دستور ساز اسمبلی میں ایک یونٹ بل پر بحث کے دوران تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ ایک یونٹ کی حکومت قائم ہونے ہی نئے آئین کے تحت ملک میں عام انتخابات کرانے کے لئے انتخابی فہرستوں کی تیاری کا کام شروع ہو جائے گا۔ آپ نے بتایا انتخابی کمیشن موجودہ قوانین میں اصلاحات تجویز کرے گی تاکہ عام انتخاب منصفانہ اور آزادانہ ہوں۔ میاں مشتاق احمد گرمانی نے اپنی تقریر میں کہا کہ ایک یونٹ بل جمہوریت اور وفاقی اصولوں کے عین مطابق ہے۔

چوہدری محمد علی نے کہا: ”آئین سازی اور عام انتخابات کرانے کا انتظام ایک ساتھ شروع ہو جانا چاہیئے۔ تاکہ آئین مکمل ہوتے ہی ملک میں جلد سے جلد عام انتخابات کرائے جا سکیں۔ لیکن انتخابات آئین تیار ہونے کے بعد ہی ہو سکتے ہیں۔ مغربی پاکستان کی حکومت قائم ہونے پر میں مغربی اور مشرقی پاکستان کی حکومتوں سے کہوں گا۔ کہ وہ انتخابی فہرستیں تیار کرنے کا کام شروع کر دیں“ چوہدری محمد علی نے کہا۔ ”میں اپوزیشن لیڈر کی اس تجویز سے اتفاق نہیں کرتا کہ دستور ساز اسمبلی انتخابات سے متعلق قانون منظور کرنے کے بعد خود کو توڑ دے۔ شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ مسٹر سہروردی کو ملک میں ڈکٹیٹرشپ قائم ہونے کا خطرہ ہے“

چوہدری محمد علی نے کہا۔ ”میں ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ دستور ساز اسمبلی کے لازمی طور پر ٹوٹ جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور نہ ملک میں ڈکٹیٹرشپ ہی قائم ہونے دی جائیگی پاکستان مضبوطی سے جمہوریت کے راستے پر گامزن ہے۔ کوئی طاقت ایسی نہیں جو جمہوریت کو تباہ کر سکے اور ملک میں ڈکٹیٹرشپ قائم کر سکے“۔ وزیر اعظم نے دستوریہ کے ممبروں سے اپیل کی۔ کہ عوام کی طرف سے ان پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں وہ ان کو محسوس کریں۔ صرف اسی صورت میں عوام ان کا ساتھ دے سکتے ہیں۔

کام کی رفتار

چوہدری محمد علی نے کہا ”دستور ساز اسمبلی ایک یونٹ کو منظور کرنے میں جس رفتار سے کام کر رہی ہے عوام اس سے مطمئن نہیں ہیں۔ اور ملک میں دستوریہ کے کام کی رفتار پر گہری تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ ایک یونٹ بل پر بحث خواہ مخواہ طویل ہوتی جا رہی ہے اور بہت سی ایسی باتیں کہی جا رہی ہیں۔ جو غیر ضروری اور غیر متعلق ہیں بل پر عام بحث کو شروع ہوئے تین ہفتے ہو چکے ہیں۔ ابھی اس کی ایک ایک شق پر بحث ہونی ہے۔ اس کے بعد ان قوانین کی توثیق ہونی ہے۔ جنہیں سابق دستوریہ نے منظور کیا تھا۔ لیکن جنہیں گورنر جنرل کی منظوری حاصل نہیں“

چوہدری صاحب نے تجویز پیش کی کہ دستور ساز اسمبلی کو روزانہ چھ گھنٹے کام کرنا چاہیئے۔ چھ گھنٹے کام کر کے ہی ہم تین ماہ میں آئین مکمل کر سکتے ہیں۔ ورنہ دستور ساز اسمبلی جس رفتار سے اس وقت کام کر رہی ہے۔ اس سے برسوں میں بھی کام مکمل نہیں ہو سکتا۔ ممبروں کو چاہیئے کہ وہ ہر مسئلہ کا قومی زاویہ سے جائزہ لیں اور طبقاتی یا علاقائی تعصبات کو ملک کے وسیع تر مفادات پر اثر انداز نہ ہونے دیں۔

ایک قوم

چوہدری محمد علی نے پاک و ہند برِ اعظم کے مسلمانوں کی جدوجہد کا مختصر جائزہ لیتے ہوئے کہا۔ مسلمانوں کی تحریک آزادی میں پاکستان سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کی ابتداء سر سید مرحوم نے کی اور علامہ اقبال نے اس تصور کو بلند پایہ شاعرانہ انداز میں پیش کیا۔

پاکستان کا مطالبہ ایک قوم اور ایک تہذیب کی بنیاد پر رکھا گیا تھا۔ یہاں کوئی مختلف قومیں نہیں بستیں۔ بلکہ ملک کا نام ہی ایک قوم اور ایک ثقافت ہے۔ اس سلسلہ میں الجھنیں اس وقت پیدا ہوئیں جب بعض خود غرض سیاست دانوں نے اپنے اغراض اور مفادات کی تکمیل کے لئے ایک قوم اور ایک ملک کے نظریہ کو فراموش کر دیا۔ اور صوبائی اور علاقائی تعصب کا زہر پھیلا کر پاکستان کے بنیادی تصور کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی

آپ نے کہا مغربی پاکستان کو ایک یونٹ بنا دینے سے صوبہ پرستی کا خاتمہ ہو جائے گا اور ملک کے دو حصوں کی علاقائی خود مختاری کا مسئلہ ایسی بنیاد پر حل کیا جا سکے گا جس سے ملک کے سیاسی استحکام اور سالمیت پر اثر نہ پڑتا ہو۔

چودھری صاحب نے کہا۔ کسی تجویز کے جانچنے کی کسوٹی یہ ہوتی ہے کہ اس تجویز سے عوام کی کہاں تک بھلائی ہوتی ہے۔ ایک یونٹ کی سکیم بھی ایک ایسی ہی تجویز ہے جس سے تمام ملک کی بھلائی ہوگی۔ اس حقیقت سے تو انکار نہیں کیا جا سکتا کہ مغربی پاکستان کو آٹھ یا نو یونٹوں میں تقسیم رکھنے کا کوئی جواز نہیں۔ ہمارے عوام کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ عوام کو کپڑا ملے۔ انہیں خوراک میسر ہو۔ انہیں علاج معالجہ اور تعلیم کی زیادہ سے زیادہ سہولتیں بہم پہنچائی جائیں ان کا اخلاقی اور مادی معیار بلند ہو“

وزیر اعظم نے کہا۔ ”ہمارے معاشرے میں اونچ نیچ بہت زیادہ ہے۔ کسی کے پاس دولت بہت ہی زیادہ ہے اور کسی کے پاس بالکل ہی نہیں۔ زمین کا بھی یہی حال ہے۔ ہمیں اس فرق کو دور کرنا چاہیئے اور یہ فرق اسی صورت میں دور ہو سکتا ہے جب ہم دیانتداری۔ خلوص اور محنت سے ملک اور عوام کی بھلائی کے لئے مل کر کام کریں“

چودھری صاحب نے کہا ”میں قومی زندگی کے ہر شعبہ میں جمہوریت دیکھنا چاہتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ نہ صرف میونسپلٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں بلکہ ڈویژنل بورڈوں کو بھی وسیع اختیارات دیئے جائیں۔ تاکہ عوام اپنی فلاح و بہبود کے مقامی مسائل کو زیادہ سے زیادہ جمہوری طریقوں سے حل کر سکیں“

چودھری صاحب نے کہا ”مغربی پاکستان کو متحد کرنے کے اصول پر سب کو اتفاق ہے اختلاف صرف اس بات پر ہے کہ طرز حکومت وحدانی ہو یا کہ علاقائی وفاق قائم کیا جائے“

آپ نے کہا ”علاقائی وفاق قابل عمل نہیں کیونکہ علاقائی وفاق اتنا مضبوط ہو جائے گا کہ صوبائی نظام کی حیثیت صفر ہو کر رہ جائے گی یا پھر صوبائی نظام اس قدر مضبوط ہوگا کہ وفاق مذاق بن کر رہ جائے گا“

وزارت عظمیٰ

چودھری محمد علی نے کہا ”مجھے اس بات پر افسوس ہے کہ ایوان میں طرح طرح کے ذاتی حملے کئے گئے ہیں۔ میرا یہ طے شدہ اصول ہے کہ میں اس قسم کی باتوں کا جواب نہیں دیتا۔ اس حقیقت کو مسٹر سہروردی سے زیادہ اچھی طرح اور کون جانتا ہے کہ میں نے اس وقت بھی وزارت عظمیٰ قبول کرنے سے انکار کیا تھا جبکہ خود مسٹر سہروردی نے یہ تجویز کیا تھا کہ میں وزیر اعظم بنوں۔ میں نے یہ عہدہ بڑی پس و پیش کے بعد صرف اس وقت قبول کیا تھا جب میں نے یہ محسوس کیا تھا کہ فرض کا تقاضا مجھ سے یہ قربانی طلب کرتا ہے وزارت عظمیٰ کانٹوں کی سیج ہے۔ میں جانتا تھا کہ وزیر اعظم کو کیا کیا مصائب اٹھانے پڑتے ہیں۔ صحت اور آرام کی قربانی دینی پڑتی ہے اور فرائض کی بجا آوری میں کس قدر طعن و تشنیع کا نشانہ بننا پڑتا ہے۔ میں نے کسی لالچ یا آرام کی خاطر یہ عہدہ قبول نہیں کیا۔ صرف فرض کی بجا آوری کا احساس تھا جس نے مجھے ساری مشکلات اور دشواریوں کا یہ عہدہ قبول کرنے پر مجبور کیا“ (نوائے وقت)

پاکستان کیلئے ۲ لاکھ ۸۰ ہزار ڈالر

کراچی ۱۷ ستمبر۔ پاکستان کو ملیریا پر قابو پانے کے لئے اقوام متحدہ کے بچوں کے بین الاقوامی فنڈ سے دو لاکھ ۸۰ ہزار ڈالر کی رقم دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس رقم سے پاکستان کو آئندہ سال ڈی۔ ڈی۔ ٹی اور ملیریا کی روک تھام کے لئے چھڑکنے والی دوسری ادویہ دی جائیں گی۔

روس امن کا خواہشمند ہے

بون ۱۷ ستمبر۔ مغربی جرمنی کے چانسلر ڈاکٹر ایڈنائر جو روسی لیڈروں سے بات چیت کرنے کے بعد واپس بون پہنچ چکے ہیں۔ کل یہاں بتایا کہ میں روس کے ساتھ بات چیت سے مطمئن ہوں۔ میں نے اپنے دورہ ماسکو کے دوران میں محسوس کیا ہے کہ روس پائیدار امن کا خواہشمند ہے ڈاکٹر ایڈنائر نے مغربی طاقتوں سے اپیل کی کہ روس کے رویہ کو حقیقت پسندانہ نظروں سے دیکھیں۔

لارڈ ایمرے کا انتقال

لنڈن ۱۷ ستمبر۔ سابق سیکرٹری آف سٹیٹ برائے ہند لارڈ ایمرے آج یہاں انتقال کر گئے۔ آپ کی عمر ۸۱ سال تھی۔ ۱۹۴۵ء میں آپ نے برطانیہ کے عام انتخابات میں حصہ لیا۔ لیکن شکست کھانے کے بعد سیاست سے ریٹائر ہو گئے۔

اعمال صالحہ کے قیام کیلئے جماعتی عہد کی تجدید

(از مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال - ربوہ)

خاکسار کو بتایا گیا ہے۔ کہ مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت خاکسار کے جو مضمون اخبار الفضل کے پرچہ جات مورخہ ۷ ستمبر اور ۱۷ ستمبر میں شائع ہوئے ہیں۔ ان کے الفاظ سے یہ غلط فہمی پیدا ہو سکتی ہے کہ گویا اعمال صالحہ کے قیام کے عہد کو صدر انجمن احمدیہ نے "منظور" کر لیا ہے۔ حالانکہ خاکسار کی مراد یہ تھی کہ صدر انجمن احمدیہ نے اس تجویز کو منظور کر لیا ہے۔ کہ خود صدر انجمن بھی یہ عہد باندھے۔ اور مقامی جماعتوں کو بھی تحریک کی جاوے کہ وہ ایسے عہد باندھیں۔ صدر انجمن احمدیہ نے اس تجویز کو منظور کیا تھا نہ کہ اس عہد کو۔ جہاں تک عہد باندھنے کا تعلق ہے اس میں صدر انجمن احمدیہ اور مقامی جماعتیں اور افراد برابر ہیں۔ اس عہد کو منظور کرنے کا حق صرف خلیفہ وقت کو ہے۔ اور اسی کے حضور یہ عہد باندھنے کی تجویز ہے۔ خاکسار کو افسوس ہے کہ ایسے الفاظ استعمال میں لائے گئے۔ جن سے مذکورہ بالا غلط فہمی کا امکان پیدا ہو گیا۔

اراضی ربوہ کی خرید کے لئے سہولتیں

ذیل کا اعلان اس سے قبل ۱۷ ستمبر کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے لیکن سہولت نمبر ۱ کے ضمن میں "اراضی کی قیمت پچیس ماہوار اقساط میں واجب الادا ہو گی" کی بجائے غلطی سے "۲۵ روپے ماہوار اقساط میں واجب الادا ہو گی" شائع ہو گیا۔ اعلان ھذا دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے تاکہ کسی قسم کی غلط فہمی باقی نہ رہے۔

جو دوست ابھی تک ربوہ میں مکان تعمیر کرنے کی غرض سے زمین نہیں لے سکے ان کے لئے دفتر نے حسب ذیل سہولتیں مقرر کی ہوئی ہیں۔ احباب کو چاہیئے کہ ان سے فائدہ اٹھائیں۔

۱۔ محلہ دار الفضل (ط) اور محلہ دار الیمن (الف) میں اراضی کی قیمت پچیس ماہوار اقساط میں واجب الادا ہو گی۔ محلہ دار الفضل میں نرخ ایک ہزار روپیہ کنال اور محلہ دار الیمن میں ۷۵۰ روپے کنال ہے۔ اس میں بھی ۱۲½ فی صدی Rebate دیا جانا منظور کیا گیا ہے۔ لیکن جو دوست نقد یکمشت رقم ادا کر دیں گے ان کے لئے Rebate ۲۵ فی صدی ہے۔

۲۔ باقی محلوں کی کل قیمت ایک سال کی ماہوار اقساط میں واجب الادا ہو گی لیکن نقد یکمشت رقم ادا کرنے والے دوست ۱۲½ فی صدی رعایت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ زمین کی قیمت محلہ دار الرحمت ضمیمہ میں پندرہ صد روپیہ کنال اور محلہ دار النصر (ج) میں بحساب ۷۵۰ روپے کنال ہے۔

۳۔ دوستوں کو اختیار ہو گا کہ سودا کرنے سے قبل قطعہ دیکھ کر پسند کر لیں۔ لیکن ریزرویشن کے لئے ضروری ہو گا کہ کم از کم دس فی صدی قیمت کا پیشگی دیں۔

۴۔ مقررہ اقساط ادا نہ کرنے کی صورت میں ادا شدہ روپیہ کا ۲۵ فی صدی وضع کر کے باقی واپس کر دیا جائے گا۔ اور زمین کی الاٹمنٹ منسوخ ہو جائے گی۔

۵۔ کونے والے قطعات کی قیمت ۲۵ فی صدی زائد لی جائے گی۔

نوٹ:۔ محلہ دار الفضل میں فی قطعہ رقبہ چار کنال۔ محلہ دار الرحمت میں دس مرلہ و کنال کے قطعات۔ محلہ دار النصر اور محلہ دار الیمن میں کنال یا اس سے زائد رقبہ کے قطعات موجود ہیں۔ (سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ)

اگر آپ کا انیس سالہ حساب پورا نہیں ہے۔ بلکہ کچھ بقایا ہے۔ تو آپ کا نام فہرست میں نہیں آ سکتا ہے۔ نام اسی صورت میں آ سکتا ہے کہ آپ اپنا بقایا دس اکتوبر ۱۹۵۵ء تک ادا کر دیں۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

بقیہ لیڈر (صفحہ ۲ سے آگے)

اور وہاں بھی کبھی کبھی ذاتی تلخیاں دیکھنے میں آتی ہیں۔ مگر ان کے سامنے ہمیشہ ملک کا مفاد ہوتا ہے۔ اس لئے وہاں طویل بحثوں سے بجائے نقصان کے فائدہ ہوتا ہے۔

اس کے خلاف ہماری اسمبلی میں جس انداز سے بحثیں ہو رہی ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اصل مسئلہ تو کوئی ہے نہیں۔ صرف ذاتی گفتگو ہے۔ جو تلخی کے حدود سے بھی بعض وقت تجاوز کر جاتی ہے۔

افسوس ہے کہ اس بحثا بحثی کا جہاں یہ نقصان ہے۔ کہ ملک و قوم کا وقت اور روپیہ ناحق ضائع ہو رہا ہے۔ وہاں سب سے بڑی خرابی کی بات یہ ہے۔ کہ ہمارے یہ بڑے بڑے لیڈر ملک کی فضا خراب کر رہے ہیں۔ اور بہت ممکن ہے۔ کہ یہ باتیں آخر ملک میں انتشار پیدا کرنے کا باعث ہو جائیں۔

سوال یہ ہے کہ ایک یونٹ کے معاملہ پر جو نہایت آسانی سے طے ہو جانا چاہیئے تھا۔ جب ایسی سخت کشمکش ہو رہی ہو۔ تو دستور سازی کا جب سوال پیش ہوا۔ تو کیا حال ہو گا۔ کیا ہمارے یہ لیڈر اس جنگ کو کبھی ختم کریں گے بھی یا نہیں؟

درخواست دعاء

میرا بھتیجا عزیزم محمد منیر بوجہ ٹائیفائڈ عرصہ ڈیڑھ ماہ سے بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

محمد عیسے احمد نگر

ہمارے مشتہرین سے خط و کتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں

اخبار ربوہ (بقیہ صفحہ اول)

انسان اپنی طرف سے پوری کوشش عمل میں لانے کے بعد اللہ تعالیٰ سے استعانت طلب کرے کہ اے خدا جو کچھ میرے بس میں تھا وہ میں نے کر دیا اب تو ہی میری ان حقیر کوششوں میں برکت ڈال تا میری محنت ضائع نہ ہو اور میں تیرے فضل کے تحت اس کے ثمرات حسنہ سے مستفید ہو سکوں۔

اس ضمن میں آپ نے احباب جماعت کو توجہ دلائی کہ اگر وہ احمدیت کے ذریعہ قائم ہونے والے غلبہ اسلام اور دین حنیف کی فتح میں شامل ہونا چاہتے ہیں تو پھر اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ غلبہ اسلام کی اس جدوجہد میں دل و جان سے شریک ہوں۔ آپ نے کہا جملہ فرائض پوری تندہی سے ادا کرنے کے بعد ہی ہم اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجر کے مستحق ٹھہر سکتے ہیں۔ احمدیت کا غلبہ بے شک مقدر ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی نصرت ہم میں سے انہی لوگوں کو میسر آئے گی جو اپنی توفیقوں استعدادوں اور جملہ صلاحیتوں کو اس راہ میں لگا کر اپنے آپ کو نصرت الہٰی کا اہل ثابت کریں گے۔